ملنے کا پتہ: انجمن فروغ ملت. بلاری. ضلع مرادآباد. یوپی

التحقیقات لدفع التلبیسات

ازمولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین رحمة للعالمین خاتم النبیین محمد رسول الله الامین وعلی آله واصحابه اجمعین۔

استفتاء

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

بخدمت بابرکت حضرت حامئی سنت ماحئی بدعت جناب فخرالاماثل صدر الافاضل استاذ لعلماء و رئیس الفقهاء اکرم المفسرین، امام المناظرین سیدنا و مولانا مولوی حافظ قاری مفتی حکیم حاجی محمد نعیم الدین صاحب قبله مدظلاله الله و افضاله و دام برکاته، وفیوضانه۔

السلام علیکم ورحمة الله و برکاته

کیافرماتے ہیں حضرات علمائے اہلسنت وجماعت ان امور ذیل میں کہ:

نمبر۱: مخالفین اوروہابیہ دیوبندیہ نے جو یہ شورش اٹھائی ہے کہ اعلیٰ حضرت حکیم الامت' مجدد مائۃ حاضرہ مؤید ملت طاہرہ شیخ الاسلام والمسلمین' سیدنا مولانا شاہ مفتی محمداحمدرضا خان صاحب محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کثرت سے علمائے امت کو کافر کہتے ہیں۔اس لیے اعلیٰ حضرت کو مکفر المسلمین کے لقب سے یاد کرتے ہیں تو آیا یہ کہنا ان کا حق ہے یاباطل۔ہدایت ہے یاضلالت؟

نمبر ۲: اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ جن علماء کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز نے کافر کہا یا کفر کا فتوی دیا گیا۔ تو کن وجوہ سے۔ آیا از روئے دلائل شرع شریف۔ یا یوں ہی بلا دلائل کافر کہنا استعمال کیا ہے؟ ہر شخص جانتا ہے کہ بلا ثبوت شرعی کسی مسلمان کو کافر کہنا گناہ عظیم بلکہ حقیقتاً بحکم حدیث شریف خود کافر بنتا ہے۔ تو مخالفین کا یہ کہنا اعلیٰ حضرت کا جو شخص ہم خیال وہم عقائد نہ ہو اسکو وہ مسلمان ہی نہیں جانتے۔ تو آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

نمبر ۳: دیوبندی علماء کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے حسام الحرمین میں بہت سی عبارتیں کانٹ چھانٹ کر نقل کر کے علمائے حرمین شریفین سے کفر کا فتوی لکھوالیا ہے۔

چنانچہ ایک کتاب "التلبیسات لدفع التصدیقات" معروف "المھند" جس کو مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی نے مرتب کر کے شائع کی ہے جس پر علمائے حرمین شریفین اور ہند کے علماء کی مہریں اور تصدیقیں موجود ہیں۔ جس سے سند لاتے ہیں کہ علمائے دیوبند کے عقائد پر علمائے حرمین شریفین تصدیق فرمارہے ہیں۔ لہذا اب استفسار ہے کہ کتاب حسام الحرمین حق ہے یا کتاب "التصدیقات" ہمارے سنی علمائے کرام کا عمل کس پر ہے؟ دیو بندی عقائد والوں کو تو بڑا ناز ہے کہ ہم لوگ حق پر ہیں۔ اور بریلوی عقائد والے مفتری اور کاذب کہ ان کے یہاں کفر کا کارخانہ ہے جس کو چاہتے ہیں مسلمان کہتے ہیں اور جس کو چاہتے ہیں کفر کا فتوی دیکر دوزخ میں ڈال دیتے ہیں۔ تو آیا یہ صحیح ہے۔ یا غلط؟

یہ مسلمان کلمہ گو اگرچہ نماز روزہ حج وغیرہ بجالاتا ہو، مگر خدا ورسول (جل جلالہ وﷺ) کی جناب میں گستاخی یا ادنی سی توہین کرنے والا ہو، تو آیا ایسا شخص مسلمان باقی رہتا ہے یا نہیں؟ مفصلاً جواب نمبر وار بحوالہ کتب عام فہم صورت میں عنایت فرمایئے اور۔ عربی عبارات آیت وحدیث جہاں پر آوے مع ترجمہ بزبان اردو وتحریر فرمایا جاوے تاکہ بخوبی سمجھ میں آجاوے۔ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب۔

المستفتی محمد عبد الحمید سنی حنفی خادم مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ رنگپور شریف ڈاکخانہ جلالپور ضلع فیض آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوهاب: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نمبر ا: (وہابیہ کا یہ اتہام کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے علمائے اسلام کو کافر کہا، کذب محض وافترائے خالص ہے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے ان مفسدین کو کافر فرمایا جو ضروریات دین کے منکر ہوئے۔ ایسوں کو قرآن وحدیث اور تمام امت کافر کہتی ہے۔ اعلیٰ حضرت نے کفر کا حکم اپنی طرف سے نہیں دیا۔ نصوص نقل فرمائی ہیں۔ جن کا آج تک کسی وہابی نے جواب نہیں دیا۔ اور نہ کبھی کوئی جواب دے سکتا ہے ان امور کا کفر ہونا اور ان کے قائل کا کافر ہونا خود وہابیہ کو بھی تسلیم ہے۔ مولوی اشرف علی صاحب بسط البنان میں لکھتے ہیں:

> جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے۔ نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم فخر بنی آدم ﷺ کی۔

رہی یہ بات کہ جو اعلیٰ حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ اس کو وہ کافر جانتے ہیں۔ یہ درست ہے اور مسلمان کا یہی عقیدہ ہے کہ ایمانیات اور ضروریات دین میں جو اس کا ہم عقیدہ نہ ہو۔ وہ کافر ہے۔ مثلاً جو شخص توحید میں ہمارا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے۔ توحید مانے، رسالت میں ہم اعتقاد نہ ہو وہ کافر، توحید و رسالت دونوں کو تسلیم کرے۔ قرآن کا منکر ہو تو کافر۔ غرض کسی ایک امر ضروری دینی کا انکار کرے کافر ہے۔ مسلمان وہی ہے جو تمام ضروریات دین میں ہمارا ہم عقیدہ ہو۔ حدیث جبرائیل میں ہے:

”قال ان نؤمن باللہ و ملائکتہ و کتبہ ورسلہ والیوم الآخر ونؤمن بالقدر خیرہ و شرہ“۔

یعنی ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے ملائکہ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت کو مانے اور اس کی تقدیر خیر و شر پر ایمان لائے۔

تو جو ان امور میں ہم عقیدہ ہے۔ مومن ہے اور جو ان میں سے ایک میں بھی ہم عقیدہ نہیں اس کو حقیقت ایمان ہی حاصل نہیں۔ مومن نہیں۔ کافر ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۲: یہ قطعاً غلط ہے کہ حسام الحرمین میں وہابیہ کی عبارات میں قطع و برید کر کے کفری معنی پیدا کیے گئے ہوں۔ عبارتیں بلفظہا نقل کی گئیں ہیں۔ انہیں پر فتوی لے لیا گیا ہے۔ ان ہی کو علمائے حرمین طیبین نے کفر فرمایا ہے۔ البتہ ایک مضمون کی چند عبارتیں ایک کتاب میں تھیں تو ان کو اختصار کے لیے یکجا لکھ دیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک عبارت کفری معنی رکھتی ہے۔ مجموعہ کے ملانے سے کوئی جدید معنی نہیں پیدا کیے گئے۔ یہ محض افترا ہے اور ہر شخص حسام الحرمین کے نقول کو اصل کتابوں سے ملا کر اطمینان کر سکتا ہے۔

البتہ وہابیہ کی کتاب "التلبیسات لدفع التصدیقات" یقیناً اسم با مسمی ہے۔ اس میں تلبیس کی گئی ہے اور چالاکیوں سے کام لیا گیا ہے۔ علمائے مکہ مکرمہ کو طرح طرح کے دھوکے دیئے ہیں اپنا مذہب کچھ کا کچھ بتایا ہے۔ عقیدے برخلاف اپنی تصانیف کے ظاہر کیے ہیں۔ نمونہ کے طور پر چند ایک فریب کاریاں اس کی نقل کی جاتی ہیں۔

نمبر ۱: وہابی ہندوستان میں کس کو کہا جاتا ہے؟ اس کی تفصیل میں لکھا ہے "بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے۔ وہ بھی وہابی ہے۔ گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو۔" (التلبیسات ص ۲)

دیکھیئے کتنا بڑا دھوکا ہے۔ ہندوستان میں سود کے حرام کہنے والے کو کون وہابی کہتا ہے۔ سود کو تمام علمائے اہلسنت حرام فرماتے ہیں۔ وہابی کے یہ معنی بتانا کتنا بڑا خدع و مکر ہے۔

نمبر ۲: روضہ طاہرہ کی زیارت کے متعلق لکھا ہے کہ "اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب

اور سبب حصول درجات ہے۔ بلکہ واجب کے قریب ہے۔ شدِ رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو۔" (التلبیسات ص ۴)

صفحہ نمبر ۴ میں زیارت شریف کی نیت سے سفر کرنا وہابیہ کا قول بتایا۔ دیکھئے کہ کیسے خالص سنی بن رہے ہیں۔ گویا وہابی ان کے سوا اور کوئی ہے۔ اب ذرا تقویۃ الایمان دیکھئے کہ وہاں سلسلہ شرکیات میں لکھا ہے: "اس کے گھر کی طرف۔ اور دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا"۔

(تقویۃ الایمان ۱۱ مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی ص ۴۴)

دوسری جگہ لکھا ہے: "اور کسی کی قبر یا چلہ پر کسی کی تھان پر جانا، دور سے قصد کرنا"

(تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی ص ۴۵)

اس میں صاف بتایا کہ کسی کے گھر یا کسی کی قبر کی طرف سفر کرنا شرک ہے اور تقویۃ الایمان کے مصنف اسماعیل کی تعریف اسی "التلبیسات" کے صفحہ ۳ میں مرقوم ہے۔ جب وہ ان کا پیشوا ہے۔ اس کی کتاب پر ساری جماعت کا ایمان۔ اور اسمیں بقصد زیارت سفر کو شرک کہا۔ اسی سفر کو اس "التلبیسات" میں قربت اور واجب کہنا اور اس کے لیے جان و مال کا خرچ روا رکھنے کا اظہار کرنا کتنا بڑا کید اور کیسا کھلا ہوا فریب ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وہابیہ کے دین میں تقیہ بھی درست ہے کہ اپنے مذہب کو چھپا کر کچھ کا کچھ ظاہر کر دیا۔

نمبر ۳: تقویۃ الایمان میں حضور سید عالم ﷺ کی طرف نسبت کر کے لکھا:

"کہ میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ الایمان ص ۶۹)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہابی حضور علیہ السلام کو مردہ جانتے ہیں۔ معاذ اللہ۔ مگر "التلبیسات" میں ظاہر ہے کہ حضرت محمد ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی ہے۔ بلا مکلف ہونے کے۔ اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور

شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے۔(التلبیسات ص ۷) دیکھیے کیا کھرا سنی بن رہا ہے۔

نمبر ۴: تقویۃ الایمان صفحہ ۴۷ میں ہے:

''جس کا نام محمد یا علی ہے۔وہ کسی چیز کا مختار نہیں''

اسی کتاب کے صفحہ ۳۲ میں اولیاء وانبیاء کی نسبت لکھا ہے۔کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے۔نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں۔''

اور التلبیسات میں اولیاء کی نسبت اپنا یہ عقیدہ ظاہر کیا ہے۔

''ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا بے شک صحیح ہے''

(التلبیسات ص ۱۱)

نمبر ۵: التلبیسات صفحہ ۱۲ میں ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے تابعین کو خارجی بتایا ہے اور ان کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ وہ اپنے فرقہ کے سوا تمام عالم کے مسلمانوں کو مشرک جانتے ہیں اور اہلسنت وعلمائے اہلسنت کا قتل ان کے نزدیک مباح ہے۔

مگر فتاوے رشیدیہ جلد اول صفحہ ۸ میں ہے:

''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔''

جلد ۳ صفحہ ۷۹ میں لکھا ہے:

''محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں۔وہ اچھا آدمی تھا۔سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔بدعت وشرک سے روکتا تھا۔''

عقیدہ تو یہ ہے اور التلبیسات میں سنی بننے کے لیے ظاہر کیا کہ ہم اسکو خارجی جانتے ہیں کیا مکاری ہے۔

نمبر ۶: ختم نبوت کے متعلق التلبیسات میں اپنا عقیدہ ظاہر کیا کہ:

"آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے"۔

لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین اور ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنی حد تواتر تک پہنچ گئی ہیں۔ اور نیز اجماع امت سے۔ سو جاننا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے۔ کیوں کہ جو اس کا منکر ہے۔ وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا۔ (التلبیسات ص ۱۴، ۱۵)

یہاں تو صاف صاف اعلان ہے کہ حضور ﷺ آخر الانبیا ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور یہ آیت اور احادیث متواترۃ المعنی اور اجماع سے ثابت بتایا اور نص قرآنی کو اس معنی میں صریح و قطعی مانا اور اپنے آپ کو خالص سنی ظاہر کیا۔ اور تحذیر الناس دیکھیے تو اس میں صفحہ ۲ پر یہ لکھا ہے۔

عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تأخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں "ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین" فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔

نمبر ۷: التلبیسات میں تو اپنا عقیدہ ظاہر کیا۔

"البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ "وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ عالی ہے"۔"

(التلبیسات ص ۱۴)

مگر واقعہ میں وہابیہ کا عقیدہ اس کے خلاف ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو جہت و مکان سے منزہ جاننے کے عقیدہ کو بدعت سمجھتے ہیں چنانچہ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے "ایضاح الحق" صفحہ ۳۵،۳۶ میں لکھتا ہے:

"تنزیھه او تعالیٰ اززمان و مکان و جهت و ماهیت و ترکیب عقلی و مبحث عینیت و زیادت صفات و تاویل متشابهت و اثبات رویت بلاجهت و محاذات و اثبات جو هر فردو ابطال هوئی و صورت نفوس وعقول یا بالعکس و کلام در مسئله تقدیر و کلام و قول بصدور عالم وامثال آں از مباحث فن کلام و الٰهیات و فلاسفه همه از قبیل بدعات حقیقت است۔ اگر صاحب آں اعتقادات مذکوره از جنس اعتقادات دینیه شمارد۔"

یہ عیاری ہے۔ کہ عقیدہ کچھ ہے اور ظاہر کرنے میں اس کے خلاف

نمبر ۸: التلبیسات صفحہ ۱۷ میں لکھتا ہے:

"جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے۔ تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے۔"

یہاں تو یہ ظاہر کیا۔ اور پردہ اٹھا کر دیکھیے کہ حقیقت یہ ہے کہ جس عقیدہ پر دائرہ ایمان سے خارج ہونے کا حکم دیا ہے۔ وہ عقیدہ خود ان کا اپنا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۶۸ میں لکھتا ہے:

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہے۔ وہ بڑا بھائی ہے، سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"۔

دوسری کتاب براہین قاطعہ جس کے مصنف بظاہر یہی مولوی خلیل احمد ہیں۔ جنہوں نے "التلبیسات" میں مذکورہ بالا عبارت لکھی ہے۔ وہ براہین قاطعہ صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں۔

"اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کہہ دیا۔ وہ خود نص کے موافق ہی کہتا ہے۔"

اس مکاری کی کیا انتہا ہے جو عقیدہ بار بار چھاپ چکے۔ "التلبیسات" میں اسکا کیسا صریح انکار کردیا۔

نمبر ۹: "التلبیسات" صفحہ ۱۸ میں ہے:

"ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ ﷺ کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں۔ جنکو ذات وصفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا۔ اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے"۔

اس عبارت کو ملاحظہ کیجئے، کیا مسلمان بنے ہوئے ہیں، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کی وسعت اور حضور کا تمام خلق سے اعلم ہونا بیان کررہے ہیں اور عقیدہ دیکھئے۔ تو نہایت ناپاک، کہ معاذ اللہ حضور کو اپنے خاتمہ اور انجام کا بھی علم نہیں۔ دیوار کے پیچھے کا علم بھی نہیں۔ چنانچہ تقویۃ الایمان مطبوعہ مرکنٹائل پریس دہلی صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے:

"جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا، خواہ دنیا میں، خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں، سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں، نہ نبی نہ ولی کو، نہ اپنا حال نہ دوسرے کا"۔

اور براہین قاطعہ صفحہ ۴۶ میں لکھا:

''اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔''

حقیقت عقیدہ تو یہ ہے اور دھوکا دینے کیلئے ''التلبیسات'' میں اور ظاہر کیا۔

نمبر ۱۰: التلبیسات صفحہ ۱۹ میں لکھا ہے:

''اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے۔ وہ کافر ہے۔ اور ہمارے حضرات اس شخص کے کافر ہونے کا فتوی دے چکے ہیں۔ جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے۔''

یہاں تو یہ لکھا اور براہین قاطعہ میں خود ہی شیطان لعین کے لیے وسعت علم کو ثابت کیا۔ اور حضور کے حق میں اس کے ثبوت کا انکار۔ یہاں جس چیز کو کفر بتایا۔ اس کے قائل خود جناب ہی ہیں۔ براہین قاطعہ صفحہ ۴۷ میں لکھتے ہیں:

''شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔''

دیکھئے عقیدہ تو یہ ہے اور التلبیسات میں اس کا صاف انکار ہے۔ اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کو کافر بتایا ہے۔ کیا عیاری ہے۔

نمبر ۱۱: التلبیسات صفحہ ۲۴ میں ہے:

''جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے۔ وہ قطعاً کافر ہے''۔

علمائے حرمین کے سامنے تو اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا۔ اب دیکھیے کہ ایسا سمجھنے اور کہنے والا کون ہے جس کو کفر کہہ رہے ہیں۔ وہ فعل کس کا ہے ملاحظہ کیجئے۔ حفظ الایمان مطبوعہ مجتبائی مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۷۔۸ میں ہے:

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہو۔ تو دریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ مراد اس سے بعض غیب ہے۔ یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے“۔

دیکھیے۔ وہ کفری قول جس کے قائل کو التلبیسات میں کافر کہہ رہے ہیں خود ان کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کا ہے۔ اس کے علاوہ دوسری عیاری یہ ہے کہ اس تلبیسات میں اشرف علی کی عبارت پیش کی تو اس میں قطع و برید کر لی۔ کہ حفظ الایمان میں تو ”علم غیب کا حکم کیا جانا“ لکھا اور التلبیسات میں ”علم غیب کا اطلاق لکھتا ہے۔ کہاں حکم کرنا۔ کہاں محض اطلاق۔ اپنی عبارت میں تحریف کر ڈالی۔ اگر ان کے نزدیک حفظ الایمان والی عبارت صریح کفر نہ تھی۔ تو التلبیسات میں اس کو کیوں بدلا؟ دوسرے لفظوں سے بیان کیا۔ اصل لفظوں کو کیوں بچایا۔ قول کچھ تھا اور علمائے عرب کو کچھ دکھایا۔

نمبر ۱۲: مجلس میلاد مبارک شریف کی نسبت اپنا یہ خیال ظاہر کیا ہے۔ التلبیسات صفحہ ۲۴

”حاشا و ہم تو کیا۔ کوئی مسلمان بھی ایسا نہیں۔ کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے۔ وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ ﷺ سے ذرا...... بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ...... کا مستحب ہے۔ خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو۔ یا آپ کے بول و براز اور نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو“۔

دیکھئے یہاں مولود شریف کو اعلیٰ درجہ کا مستحب بتایا جاتا ہے اور اس کو بدعت سیئہ کہنے سے حاشا کہہ کر انکار کیا جاتا ہے۔ بڑا فریب ہے۔ کیوں کہ اس میں وہ اس کے منکر ہیں۔ دیکھئے ذیل کے حوالے فتاوے رشیدیہ جلد ا صفحہ ۵۰ ہے۔

سوال: مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف نہ ہو۔ جیسے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے آپ کے نزدیک جائز ہے۔ یا نہیں؟ اور شاہ صاحب واقعی مولود یا عرس کرتے تھے یا نہیں؟

الجواب: عقد مجلس مولود اگر چہ اسمیں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو۔ مگر اہتمام و تداعی اس میں بھی موجود ہے۔ لہٰذا اس زمانے میں درست نہیں۔"

اسی فتاوے رشیدیہ جلد دوم صفحہ ۱۴۵ میں ہے:

مسئلہ: محفل میلاد جس میں روایات صحیح پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے؟

اسی جلد (یعنی فتاوے رشیدیہ جلد دوم) کے صفحہ ۱۰۰ میں لکھا ہے:

"انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے"۔

اسی فتاوے رشیدیہ کے جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ میں ہے:

کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں۔ اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔"

انصاف کیجئے کہ حقیقت میں مذہب تو یہ ہے کہ کوئی مولود شریف کسی طرح درست نہیں اور "التلبیسات" میں ظاہر اس کے خلاف کیا۔ یہ ہیں کیا دیاں۔ تمام کتاب ایسی ہی مکاریوں سے لبریز ہے۔ چند بطور نمونہ یہاں لکھیں گئیں۔

اب دوسرا انداز فریب ملاحظہ فرمائیے۔ خود سوالات لکھے اور خود ان کے جوابات

دیے اپنے ہی گھر کے لوگوں سے تصدیقیں کرائیں۔ جوابوں میں وہ فریب کاریاں کیں۔ جو اوپر بیان ہوئیں۔ اب اس مجموعہ فریب کو حرمین شریفین لے کر پہنچے تا کہ وہاں کے علماء کو دھوکہ دیں اوران سے کسی طرح تصدیقیں کرالیں۔ تو کہنے کو ہو جائے۔ کہ حسام الحرمین میں علمائے حرمین شریفین نے جن بد لگاموں پر کفر کا فتوی دیا ہے انہوں نے ہی ان کا اسلام تسلیم کرلیا۔ مگر اللہ تعالیٰ ربانی علماء کا محافظ ہے۔ مکاروں کا کید نہ چلا اور حرمین طیبین کے علماء اعلام کی تصدیقیں حاصل نہ ہوئیں اگر چہ بعید نہ تھا کہ وہ حضرات ان پرُ فریب جوابوں سے دھوکہ کھاتے۔ جن میں فریب کاروں نے اپنے آپکو پکا سنی ظاہر کیا تھا۔ مگر الحمد للہ کہ حرمین طیبین کے علمائے کرام اس دام فریب میں نہ آئے۔

علمائے حرمین کی تصدیق کا حال

علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات تو حسام الحرمین میں دیکھیے۔ التلبیسات کی جعلی کارروائی محض فریب کاری ہے۔ عنوان میں تو لکھا:

"ھٰذہٖ خلاصة تصديقات السّادة العلماء بمكة المكرمه"۔

اور اس کے ذیل میں صرف مولانا محمد سعید بابصیل کی ایک تحریر ہے۔ اس تحریر میں کہیں ذکر نہیں کہ براہین قاطعہ وحفظ الایمان وتحذیر الناس وفتوائے گنگوہی پر جو حکم حسام الحرمین میں دیا گیا ہے غلط ہے نہ یہ تحریر ہے کہ ان کتابوں کی کوئی عبارت کفری نہیں۔ تصدیق کس بات کی ہے۔ اور اس تحریر سے دیوبندیوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ التلبیسات میں جو انہوں نے اپنے آپکو سنی ظاہر کیا ابن عبدالوہاب نجدی کو وہابی وخارجی بتایا۔ مولود شریف کو جائز کہا۔ اس کی مولانا نے تصدیق فرمادی۔ تو یہ سنیت کی تائید ہوئی۔ وہابیہ کی حیاداری ہے کہ وہ اس تحریر کو اپنی تائید میں پیش کریں۔

علاوہ بریں جو تحریر انہوں نے لکھی تھی بعینہ درج کرنا تھی۔ اس کا خلاصہ کیوں کیا گیا۔ وہ کیا مضمون تھا جن کو چھپانے کیلئے ان تحریروں میں کانٹ چھانٹ کی اور اس التلبیسات میں خود اقرار ہے۔ چنانچہ صفحہ ۵۰ کے اول میں لکھا ہے۔

"یہ علماء مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفًا و تعظیمًا کی تصدیقات کا خلاصہ ہے"۔

جن علماء کی تحریر اپنی بریت کے ثبوت کے لیے پیش کی جاتی ہے۔ اس میں قطع و برید کیوں کی گئی۔ اس سے اہل فہم سمجھ سکتے ہیں کہ وہ تحریر ان کے موافق نہ تھی۔ جو باتیں خلاف اور صریح خلاف تھیں۔ وہ نکال دیں۔ یہ حال دیانت کا ہے۔

اس کے بعد ایک تصدیق شیخ احمد رشید کے نام سے لکھی گئی ہے تاکہ لوگ سمجھ لیں

کہ یہ بھی کوئی عرب اور علمائے مکہ میں سے ہوں گے۔ مگر آخر میں جہاں دستخط ہیں۔ وہاں بندہ احمد رشید خاں نواب لکھا ہے۔ (دیکھو التلبیسات صفحہ ۵۴)

یہ نواب اور خاں بتلا رہا ہے کہ یہ عرب نہیں ہیں۔ اسی لیے اول میں ان کے نام کے ساتھ نواب اور خان نہیں لکھا گیا۔

تیسری تصدیق شیخ محب الدین کی ہے جن کو مہاجر لکھا ہے۔ لفظ مہاجر سے ظاہر ہے کہ وہ عرب اور علمائے مکہ میں سے نہیں۔ ان کی تحریر کو علمائے مکہ کی تحریر قرار دینا دنیا کو فریب دینا ہے۔ یہ جرأت ہے کہ ہندوستانیوں کی تحریریں علماء مکہ کے نام سے پیش کر کے دنیا کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔

چوتھی تحریر شیخ محمد صدیق افغانی کی ہے۔ اس کو بھی علمائے مکہ کے سلسلے میں داخل کیا ہے۔ ہندی و افغانی علماء مکہ میں گئے۔ اس دھوکہ دہی کی کچھ انتہا ہے ایسے تو جتنے حاجی ہندوستان سے گئے تھے۔ سب کے نشان انگوٹھے لے کر علمائے مکہ میں شمار کر دیتے۔ تو کوئی کیا کرتا۔

ایک اور بڑا مکر

اسی سلسلہ میں پانچویں اور چھٹی تحریریں شیخ محمد عابد صاحب مفتی مالکیہ اوران کے بھائی شیخ علی بن حسین مدرس حرم شریف کی بھی درج ہیں۔ یہ حضرات بے شک علماء مکہ سے ہیں۔مگر ان کے نام سے جو تحریریں التلبیسات میں درج ہیں۔وہ جعلی ہیں چنانچہ خود التلبیسات صفحہ ۵۵ میں لکھا ہے کہ......

> ''جناب مفتی مالکیہ اوران کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی۔مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کوبحیلہ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا۔اتفاق سے اس کی نقل کرلی گئی تھی۔سو ہدیہ ناظرین ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی تحریر وہابیہ کے پاس موجود نہیں۔ان کے نام سے تحریر چھاپنا کس قدر بیبا کی اور مخادعت ہے۔فرض کرو۔یہ سچ ہی سہی۔اگر ان صاحبوں نے اپنی تحریر واپس لے لی اور پھر نہ دی تو وہ تحریر ان کو مقبول نہ ہوئی۔اس کو آپ کے سرتھوپنا کتنا بڑا مکر ہے۔اور اگر مخالفین کی رعایت کی وجہ سے حق کو چھپایا تو وہ اس قابل ہی کب رہے کہ ان کی تحریر قابل اعتبار ہو۔غرض کسی طرح سے ان کی تحریر چھاپنا اوران کی طرف نسبت کرنا درست نہیں۔

''التلبیسات'' میں علمائے مکہ کے نام سے صرف اتنی ہی تحریریں درج ہیں۔ان میں قطع و برید بھی ہے۔ہندیوں اور افغانیوں کو مکی بنایا گیا ہے۔جعلی تحریریں بھی ہیں۔ایک بھی تحریر قابل اعتماد نہیں کل کا کل کارخانہ دھوکے اور فریب کا ہے۔

اوراس سے ظاہر ہے کہ تمام علمائے کرام مکہ مکرمہ ان کے کفر پر متفق ہے۔اور کسی طرح ان کی فریب کاری نہ چل سکی۔اس لیے انہوں نے جعلی تحریریں بنائیں اور ہندوستانیوں اور

افغانیوں کو علمائے مکہ ظاہر کر کے ان سے کچھ لکھا لیا۔ ایسا نہ کرتے تو تائید باطل کیلئے اور کچھ کر ہی کیا سکتے تھے۔

علمائے مدینہ کی تصدیقات کا حال

علمائے مدینہ کے نام سے "التلبیسات" میں عجب چال کھیلی ہے۔ مولانا سید احمد صاحب برزنجی کے کسی رسالہ کے چند مقالوں کی تھوڑی تھوڑی عبارتیں نقل کر کے اس پر جن چوبیس پچیس صاحبوں کے دستخط تھے سب نقل کر دیے۔ وہ دستخط التلبیسات پر نہ تھے۔ برزنجی صاحب کے رسالہ پر تھے۔ مگر التلبیسات میں سب نقل کر دیے۔ تاکہ عوام دھوکہ کھائیں کہ مدینہ طیبہ کے اس قدر علماء اس سے متفق ہیں۔ چنانچہ التلبیسات کے صفحہ ۶۰ میں اس کا اقرار بھی کیا ہے۔ برزنجی صاحب کا پورا رسالہ بھی نقل نہ کیا جس کو لوگ دیکھتے اور وہ کیا فرماتے ہیں۔ تین مقاموں کی کچھ عبارتیں لکھ ڈالیں۔ یہ کہاں کی دیانت ہے۔ اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ اس رسالہ کو بالکل نظر انداز کر دینا ضرور کسی مطلب سے ہے اگر وہ موافق ہوتا۔ تو اس کا حرف حرف لکھا جاتا۔

مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر

علماء مدینہ کی تحریرات کے سلسلے میں سب سے آخر مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی کی تحریر ہے اس تحریر میں مولانا نے یہ تو نہیں فرمایا کہ تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہ کی وہ عبارات جس پر حسام الحرمین میں کفر کا حکم دیا گیا ہے درست ہیں یا کفر نہیں ہیں۔ یا ان کے مصنف مومن رہے کافر نہ ہوئے۔ بلکہ وہابیہ کا رد کیا ہے اور ان کی ناک کاٹ دی ہے کہ مولود شریف اور قیام وقت ذکر ولادت کو جائز و مستحب اور شرعاً محمود اور اکابر علماء کا قرناً بعد قرن معمول اور مسلمانوں کا شعار بتایا ہے۔

(دیکھو التلبیسات صفحہ ۶۱، ۶۲) اور اس سے بڑھ کر حضور کی روح مبارک ﷺ کی تشریف آوری کو امر ممکن اور اس کے معتقد کو غیر خاطی بتایا ہے۔ اور یہ تصریح کی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور وہابی دین پر خاک ڈالنے کیلئے یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ حضور باذنہٖ تعالیٰ جہان میں جیسا چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں (دیکھو التلبیسات صفحہ ۶۲) یہ وہابیہ کار داوران کے دین کا ابطال ہے۔ اس نے تقویۃ الایمان کو جہنم رسید کر دیا۔ اس کے علاوہ التلبیسات کی نقل کی ہوئی اور تحریرات بھی وہابیہ کے کھلم کھلا رد ہیں۔ یہ ایک نہایت مختصر نقشہ "التلبیسات" کا پیش کیا گیا جس سے ہر عاقل منصف اس دجالی کتاب کی فریب کاری پر نفرت کرے گا۔

اب بحمد اللہ تعالیٰ روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا۔ کہ حسام الحرمین حق و صحیح اور التلبیسات کذب و زور و باطل و مردود ہے۔

"والحمد لله رب العلمين والصلوٰة والسلام على خير خلقه و نور عرشه سيد الانبياء والمرسلين شفيع المذنبين خاتم النبيين رحمة للعالمين سيدنا محمد و اله وا صحابه اجمعين"۔